Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۰/۷۵ | اتوار ۱۳ شعبان ۱۴۱۰ھ، ۱۱ امان ۱۳۶۹ہش، ۱۱ مارچ ۱۹۹۰ء | نمبر ۵۸

خدائی نور کی حفاظت کا وعدہ

"وہ نور جو تمہارے دِلوں میں خدا تعالیٰ نے روشن فرمایا۔ جو خدا کا نُور ہے، اس کے اتمام کا وعدہ خدا کرتا ہے وہ اس کی حفاظت فرمائے گا۔ اور وہ تمہارے نُور کو روشن سے روشن کرتا چلا جائے گا۔ پس خدا کرے کہ ہم سب اس مفہوم کو سمجھ کر اپنی روزمرّہ کی زندگیوں میں اپنی نیکیوں کے چراغ مزید روشن کرنے کی کوشش کریں"

(ارشاد سیدّنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدّہ اللہ
الفضل یکم مارچ ۱۹۹۰ء صٓ)

ارشاداتِ عالیہ سیدّنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"لنگرخانہ کے مہتمم کو تاکید کردی جاوے کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدِنظر رکھے مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے کہ اُسے خیال نہ رہتا ہو اس لیے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دستکش نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں۔ اور جو نئے ناواقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا حق ہے کہ اُن کی ہر ایک ضرورت کو مدِنظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلا کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے۔ مَیں تو اکثر بیمار رہتا ہوں اس لیے معذور ہوں مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لیے قائمقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔ کیونکہ لوگ صدہا اور ہزارہا کوس کا سفر طے کر کے صدق اور اخلاص کے ساتھ تحقیقِ حق کے واسطے آتے ہیں۔ پھر اگر اُن کو یہاں تکلیف ہو تو ممکن ہے کہ رنج پہنچے۔ اور رنج پہنچنے سے اعتراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ابتلاء کا موجب ہوتا ہے۔ اور پھر گناہ میزبان کے ذمہ ہوتا ہے"

(ملفوظات جلد ہفتم صٓ۲۲۰)

نوعِ انسانی کیلئے امن کے سامان پیدا کرنے کی ضرورت

ارشادات سیدّنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"اگر حق تلف ہو جائے تو اس حق تلفی کے نتیجے میں جو فساد پیدا ہوا ہے اسے دور کیسے کیا جاسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ باہم گفت وشنید کے ذریعے سے دُور کرنے کی کوشش کی جائے، اقوامِ عالم سر جوڑیں اور حقوق کی ادائیگی کا سامان پیدا کر کے فساد کو دور کرنے کی کوشش کریں اور اگر کوئی ملک یا بہت سے ملکوں کا مجموعہ بضد ہوں کہ ہم نے جو اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ حقوق ہیں انہیں بہرحال ادا نہیں کرنا تو وہ جو سمجھ رکھتے ہیں وہ اپنی پوری طاقت کا استعمال کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اس وقت اور اس موقع پر اور ان حالات میں وہ اپنی دوستیوں کو قربان کریں اور امنِ عامہ کو قائم کرنے کے لئے اپنی دوستی کو بھی، اپنے اموال کو بھی، اپنی جانوں کو بھی، اپنی نسلوں کو بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں تاکہ اس دنیا میں امن پیدا ہو۔ بہرحال قرآن کریم حقوق کو قائم کرتا ہے، حقوق کی تعریف کرتا ہے حقوق کو قائم کرنے کے سامان پیدا کرتا ہے، طریقے بتاتا ہے، وضاحتیں کرتا ہے، بڑی تفصیل میں گیا ہے۔ اگر فساد پیدا ہو تو اس کو کیسے دُور کیا جائے؟ ان راہوں کو بھی روشن کرتا ہے۔ اگر ہٹ دھرمی کے نتیجہ میں اور لالچ کے نتیجہ میں یا دشمنی کی وجہ سے یا تعصب کی بنا پر حق تلفی ہو رہی ہو تو ان لوگوں پر جن کو خدا تعالیٰ نے عقل اور سمجھ عطا کی اور نُورِ فراست انہیں دیا اور قرآن کریم جیسی عظیم شریعت ان کے ہاتھ میں پکڑائی انہیں حکم دیا گیا ہے کہ تم ہر چیز قربان کر کے نوعِ انسانی کے لئے امن کے سامان پیدا کرو۔ بہرحال قرآن کریم نے ان ساری باتوں کے نتیجہ میں یہ اعلان بھی کیا

باقی صٓ پر

○ مکرم ڈاکٹر سیّد محمد محسن صاحب کی اہلیہ صاحبہ کے ٹیومر کے میجر آپریشن کے لیے احباب سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔
(پیر معین الدین - ربوہ)

○ مکرم ناز احمد صاحب ناصر آف فرینکفرٹ جرمنی کی والدہ صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کے بعد ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

○ مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مربّی سلسلہ آف پیر محل کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۹۰ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ نے ازراہِ شفقت ریحان احمد وحید عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم کا نواسہ اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب وڑائچ کا پوتا ہے۔

○ مکرم مظفر محمود احمد صاحب شاہد مربّی سلسلہ کی شادی محترمہ محمودہ شازیہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب باجوہ محلہ دار الصدر غربی (حلقہ قمر ربوہ) کیساتھ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۹۰ء کو قرار پائی۔ بارات شام پانچ بجے فیکٹری ایریا ربوہ سے دار الصدر غربی پہنچی۔ جہاں حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ نے دُعا کرائی۔ اگلے روز فیکٹری ایریا ربوہ میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب دُعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔

بعض دوست تو دُعا کے لئے درخواست بھجوا دیتے ہیں لیکن بہت سے دوستوں کو اس کا موقع نہیں ملتا۔ قارئین سے گزارش ہے کہ سب کے لئے دُعا کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۱، امان ۱۳۶۹ ہش   ۱۱، مارچ ۱۹۹۰ء

درستیٔ اخلاق اور محبّتِ الٰہی

با اخلاق ہونا بھی بہت بڑی بات ہے۔ اس کے بغیر معاشرہ میں سکون سے زندگی بسر نہیں کی جاسکتی۔ دوسروں سے اچھا سلوک با اخلاق ہونے کی دلیل ہوتی ہے اور دوسروں سے اچھا سلوک ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ مل جُل کر رہنے کا موقعہ دیتا ہے۔ کوئی شخص بد اخلاق ہو یا یوں کہہ لیجے کہ اس کے اخلاق اچھے نہ ہوں تو لوگ نہ اسے اپنے پاس آنے دیتے ہیں اور نہ خود اس کے پاس جانا پسند کرتے ہیں۔ گویا کہ اس ایک شخص کی وجہ سے معاشرہ میں دراڑ پڑ جاتی ہے۔

اور اخلاق ہیں کیا۔ اخلاق ہیں ہر اچھائی کا اختیار کرنا اور ہر بُرائی کا ترک کر دینا، خصوصیّت کے ساتھ ایسی اچھائیاں اور بُرائیاں جن کا دوسروں سے تعلق ہو، جو دوسروں کو متأثر کرتی ہوں جن کا دوسروں کی اچھائی یا بُرائی میں دخل ہو۔ اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں — اور تہ دل سے مانتے ہیں — ہر اچھائی کا تعلق خدا تعالےٰ کی ذات اور اس کی صفات سے ہے۔ ہم ہر اچھائی کو خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور ہر ایسی اچھائی کا معدوم ہونا بُرائی شمار ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی صفات کا علم ہونا اور ان کو اپنی استعداد کے مطابق اپنی زندگی میں جذب کرنا ہی با اخلاق ہونا ہے۔

لیکن یہ انتہا نہیں ہے۔ ہم کتنے ہی با اخلاق کیوں نہ ہوں اس سے آگے ایک سطح ہے جس تک پہنچنا ہمارا فرض ہے اور جو ہمیں صحیح معنوں میں انسان اور باخدا انسان بناتی ہے۔ وہ سطح ہے خدا تعالےٰ کی محبّت کا حصول۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"درستیٔ اخلاق کے بعد دوسری بات یہ ہے کہ دعا کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ کی پاک محبّت حاصل کی جائے۔ ہر ایک قسم کے گناہ اور بدی سے دُور رہے اور ایسی حالت میسّر ہو کہ جس قدر اندرونی آلودگیاں ہیں ان سے الگ ہو کر ایک مصفّٰی قطرہ بن جائے۔ جب تک یہ حالت میسّر نہ ہوگی خطرہ ہی خطرہ ہے۔"

وجہ اس کی یہ ہے کہ اخلاق کا اظہار تو ہے ایک بیرونی گواہی۔ انسان کے اندرونے میں کیا ہے۔ حضرت اقدس نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر بیرونی مظاہر صاف کر لئے ہیں تو اندرونی مظاہر کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

خوں سے رنگے ہاتھوں کو چھپانا یہ ہرگز آساں نہیں
آگ لگا کر اس کو بجھانا یہ ہرگز آساں نہیں
ٹھاٹھہ باندھ کے جرم کیا ہے لیکن یہ بھی یاد رہے
چہرے کا ہمیشہ ایسے چھپانا یہ ہرگز آساں نہیں

ابوالاقبال

مَنزلِ شوق پر نہیں آتا
جو سرِ رہگزر نہیں آتا

اس طرح پُوچھتے ہو حال مرا
جیسے تم کو نظر نہیں آتا

کیسے دیوار میں ہو دَر جب تک
کوئی آشفتہ سَر نہیں آتا

اب یہ بے چارگی کا عالم ہے
اب کوئی چارہ گر نہیں آتا

اہلِ دِل کیوں خرید لیں اُس کو
خُود کو جو بیچ کر نہیں آتا

زندگی اِک عجیب نعمت ہے
ہم کو جینا مگر نہیں آتا

آپ تو مہربان ہیں لیکن
نامہ بَر ہی اِدھر نہیں آتا

آپ ہی راستہ بتا دیجے
آپ کا گھر جِدھر نہیں آتا

پیچ در پیچ ہے رہِ اُلفت
خِضر خود بھی اِدھر نہیں آتا

حرفِ شِکوہ زبان پر محمودؔ
آ تو سکتا ہے پر نہیں آتا

ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی، ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

نیلسن منڈیلا

جنوبی افریقہ کے قومی رہنما نیلسن منڈیلا جو حال ہی میں تقریباً ۳۰ سالہ قید کاٹ کر رہا ہوئے ہیں۔ اپنی قوم سے اپیل کی ہے کہ وہ گذشتہ چار سالہ لڑائی جو نٹال کے صوبے میں جاری ہے۔ اسے ختم کر دیں۔ آپ جس مجمع سے خطاب کر رہے تھے۔ اس کے متعلق اندازہ یہ ہے کہ ایک لاکھ افراد وہاں موجود تھے۔ مسٹر منڈیلا نے حاضرین سے کہا کہ وہ اپنے ہتھیاروں کو سمندر میں پھینک دیں۔

مسٹر منڈیلا گذشتہ ۱۱ فروری کو جیل سے رہا ہوئے تھے۔ انہیں مسلح بغاوت کے جرم میں عمر قید کی سزا دی گئی تھی۔ اس مجمع سے انہوں نے کہا کہ نٹال میں سیاہ فام لوگوں کی سیاہ فام لوگوں سے مسلسل لڑائی نسل پرستی کے خلاف جنگ میں روک بن رہی ہے" اب جب کہ ہم ایک نئے جنوبی افریقہ کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔ نٹال ابھی تک شعلوں میں جل رہا ہے۔ میرا پیغام ان تمام لوگوں کو جو اس لڑائی میں شریک ہیں یہ ہے کہ اپنی بندوقیں اپنے چاقو اور اپنے چھرے اکٹھے کر کے سمندر میں پھینک دو۔

منڈیلا اور ان کی اہلیہ ونی منڈیلا ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہاں پہنچے تو بڑی گرم جوشی سے ان کا استقبال کیا گیا۔ تقریر کرنے کیلئے ان کے لئے چار منزلہ سٹیج بنائی گئی تھی۔ جسے ان کی سیاسی پارٹی افریقن نیشنل کانگرس کے جھنڈوں سے لپیٹا ہوا تھا۔ اور اسکے ساتھ ہی ان کی ساتھی پارٹی جنوبی افریقہ کمیونسٹ پارٹی کے جھنڈے بھی تھے۔ سامعین بار بار اپنی پارٹی کا نام لے کر نعرے لگا رہے تھے اور ان میں سے بہت سے لوگ سبز سیاہ اور سنہری جھنڈے لہرا رہے تھے ۱۹۸۶ء سے لے کر اب تک ۳۰۰۰۔ افراد نٹال کی جنگ میں مارے جا چکے ہیں۔ اور ان میں سے زیادہ تر زولو ہیں۔ جب منڈیلا لوگوں سے خطاب کر رہے تھے تو پولیس نے بتایا کہ قریب ہی ایک چرچ میں ۶ سیاہ فام نوجوانوں کی لاشیں ملی ہیں۔ اگرچہ اس بات کی ابھی تحقیق جاری ہے کہ ان کے حملہ آور کون تھے۔

عرب اسرائیل جنگ

لیبیا کے رہنما معمر قذافی نے کہا ہے کہ روسی یہودیوں کو مقبوضہ عرب علاقوں میں جو بسایا جا رہا ہے یہ ماسکو اور واشنگٹن کے اتفاق سے ممکن ہوا ہے۔ اور یہ ایسا معاملہ ہے۔ جس سے ایک نئی عرب اسرائیل جنگ چھڑ سکتی ہے۔ مصر کے ایک اخبار "الاہرام" میں ان کا انٹرویو شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ان علاقوں میں روسی یہودیوں کا بسانا نہایت خطرناک امر ہے۔ نہ صرف فلسطینیوں کے لئے بلکہ ساری عرب قوم کے لئے۔ معمر قذافی نے کہا کہ اسرائیل اپنے ملک کو عظیم اسرائیل بنانا چاہتا ہے اور وہ اسی مقصد کے پیش نظر مقبوضہ عرب علاقوں میں روسی یہودیوں کو بسانے کا مصمم ارادہ کئے ہوئے ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ موجودہ حالات کا سب سے زیادہ ذمہ دار امریکہ ہے کیونکہ امریکہ ماسکو سے یہ مطالبہ کر رہا ہے کہ وہ روسی یہودیوں کو اسرائیل جانے کی اجازت دے اور اس شرط کے پورا کئے بغیر اسلحہ میں کمی کی بات آگے نہیں بڑھائی جا سکتی اس کے علاوہ امریکہ اس ملک کی مالی امداد بھی کر رہا ہے۔ جہاں جا کر یہ یہودی آباد ہوں گے یعنی اسرائیل۔

روس میں جرائم

روس کی تاس نیوز ایجنسی نے وزارت داخلہ کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا ہے کہ ماسکو میں کل جرائم کا تیسرا حصہ مسلح گروہوں کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتے ہیں الیکسی لوگاچیف جو روس کے دارالخلافہ کی فوج کے ڈپٹی چیف ہیں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ حال ہی میں پولیس نے اس سلسلے میں خاصی کامیابی حاصل کی ہے۔ انہوں نے شہر کے دو بڑے جرائم پیشہ گروہوں کے کئی افراد کو حراست میں لے لیا ہے۔ ان گروہوں کے نام ہیں لیوبرٹسی (LIUBERTSI) اور سولنٹ سیوو (SOLNTSTVO)۔ لیکن انہوں نے یہ بھی کہا کہ چونکہ فوج کی دوہری ذمہ داریاں ہیں۔ وہ وزارت داخلہ کو بھی ذمہ دار ہیں اور مقامی انتظامیہ کو بھی۔ اس لئے وہ زیادہ مؤثر طریق پر کچھ نہیں کر سکتے۔ لیوبرٹسی کے پچاس ساٹھ اراکین اور ان کے سات سرغنوں کو حراست میں لیا گیا ہے اور اسی طرح سولنٹ سیوو کے بہت سے سرغنوں کو بھی پکڑ لیا گیا ہے۔ ان کے جرائم میں قتل اور چوری اور منافع خوری شامل ہیں جس وقت ان گروہوں کو حراست میں لیا گیا ان کے پاس پستول گرینیڈ اور باہر سے درآمدہ واکی ٹاکی موجود تھے

ازبکستان بھی

روسی کی خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ ازبکستان میں سمرقند کے مقام پر مسلم اقلیت اور آرمینیا نژاد باشندوں میں تصادم شروع ہو گیا ہے۔ اس سے قبل تاجکستان میں گذشتہ ہفتہ عشرہ سے فسادات ہو رہے ہیں۔ ان فسادات میں ۲۰۔ آدمیوں کے مارے جانے کی اطلاع ملی ہے اور ۵۷۵ کے قریب زخمی ہوئے ہیں۔ تاشقند سے نشر کی جانے والی ایک خبر میں کہا گیا ہے کہ سمرقند میں کرفیو لگا دیا گیا ہے اور مزید فوج وہاں بھیج دی گئی ہے مقامی باشندوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے گھروں سے باہر نہ نکلیں۔

خبر رساں ایجنسی نے مزید یہ بھی کہا ہے کہ ان اقدامات کے باوجود وہاں پر مظاہرے بھی ہو رہے ہیں اور احتجاجی جلسے بھی کئے جا رہے ہیں۔ اگرچہ مہیا کی گئی معلومات ہیں تو بہت کم لیکن پھر بھی ان سے حالات کی خرابی کا کسی قدر پتہ چلتا ہے وہاں کے سرکاری ریڈیو نے کوئی تفصیل نہیں دی اور ماسکو سے سمرقند ٹیلی فون بھی نہیں ہو سکے اس سے قبل تاس ایجنسی نے بتایا تھا کہ ازبکستان کے جو علاقے تاجکستان کی سرحد پر واقع ہیں وہاں پر پمفلٹ تقسیم کئے جا رہے ہیں جنمیں اس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ وسطی ایشیا سے روسی فوری طور پر نکل جائیں۔ اور آذربائیجان کے مہاجروں کو ازبکستان میں بسانے پر بھی احتجاج کیا گیا ہے۔ ابھی تک یہ نہیں پتہ چل سکا کہ سمرقند میں فسادات کس بات سے شروع ہوئے۔ اگرچہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جو پمفلٹ تقسیم کئے جا رہے تھے وہی اس بات کیلئے کافی تھے کہ لوگ ایک دوسرے کیخلاف مزاحمتی کاروائیاں شروع کر دیتے۔

ووٹوں کی خریداری

حال ہی میں جاپان میں ایوان زیریں کے انتخابات ہوئے ہیں ان انتخابات میں ووٹروں کو خریدنے کے لئے جو کوششیں کی گئیں ان کے سامنے آنے سے سابقہ وزیر محنت HYOSUKENIWA کی بیوی اور ان کے بیٹے کو حراست میں لے لیا گیا ہے کیونکہ انہوں نے ووٹ خریدنے کی کوشش کی تھی اور اسکے نتیجے میں مسٹر نیوا دوبارہ منتخب ہو گئے ہیں یوری کو اور تاکامتسو نیوا کو اس وقت حراست میں لیا گیا جبکہ وہ ۲۰۔ افراد میں ۲۰ تا ۵۰ ہزار ین (۳۴۵۰۰ ڈالر) تقسیم کر رہے تھے۔ ان ۲۰ افراد کے علاوہ ناگویا کے کئی کونسلر بھی شامل تھے۔ مسٹر نیوا لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کے ممبر ہیں اور ایوان زیریں میں اس دفعہ بارہویں ٹرم کے لئے منتخب ہوئے ہیں۔ ووٹ خریدنے کے سلسلے میں یا انتخابات کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ۲۲۹۔ افراد کو زیر حراست لیا گیا۔ ان ۲۲۹ میں سے ۲۲۵ ووٹروں کو مختلف رقوم دینے کی بنا پر پکڑا گیا ہے یہ خبر نیشنل پولیس ایجنسی نے اخباروں میں اشاعت کے لئے دی ہے۔

ذیابیطس

اسوقت ذیابیطس کا اندازہ کرنے کیلئے جو روایتی طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ ڈبلیو۔ ایچ۔ او۔ نے ان پر نظر ثانی کی ہے۔ اور اس بات کی سفارش کی ہے کہ اب نئے طریقے استعمال کئے جائیں۔

ڈاکٹروں کے ایک منتخب اجتماع کے موقعے پر جسکا اہتمام چیف میڈیکل آفیسر۔ نیڈ۔ ایم سی ایسٹ ڈاکٹر معین قریشی نے کیا تھا یہ بات بتائی گئی ہے۔ ڈاکٹر اے محمد شیرا جو عالمی ذیابیطس فیڈریشن کے وائس پریذیڈنٹ ہیں نے کہا کہ اسوقت جو جدید طریقے ڈبلیو ایچ۔ او۔ نے تجویز کئے ہیں صرف دو لیبارٹریز میں استعمال کئے جاتے ہیں باقی تمام لیبارٹریز میں ۱۹۶۵ء کی جاری کردہ تجاویز کے مطابق ذیابیطس میں شوگر کا معیار پرکھا جاتا ہے۔ انہوں نے ڈاکٹروں کو متنبہ کیا کہ زیادہ دوائیں بھی استعمال نہ کروائی جائیں کیونکہ ان کے اور کئی اثرات مرتب ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ ڈاکٹر نور جہاں صمد جو ڈاؤ میڈیکل کالج میں گائنو کالوجی کی پروفیسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں نے حمل کے دوران ذیابیطس کے مرض کے متعلق بتایا کہ حمل سے پہلے شوگر کو کنٹرول کرنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ آہستہ آہستہ اس میں اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں ڈاکٹر محمد شریف نے اس بات پر زور دیا کہ ہسپتالوں کے ذریعے شوگر کے مریضوں کو خوراک کے چارٹ بلا قیمت مہیا کرنے چاہئیں۔

شومورو

نکاراگوا کی بائیں بازو کی حکومت نے نئی صدر مملکت وائولیٹا شومورو کے انتخابات میں جیت جانے کے بعد حکومت ان کے ہاتھ میں دینے کی گفت و شنید شروع کر دی ہے۔ شومورو کو امریکہ کی حمایت حاصل ہے یہ گفت و شنید اس وقت شروع کی گئی جب انتخابات سے پہلے کے صدر ڈینیل اورٹیگا نے اپنے حامیوں کو خطاب کیا اور انہیں اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ وہ بائیں بازو کے انقلاب کی حفاظت کریں گے۔ سینڈ نیسٹا ریاست کی تمام خصوصیات کو قائم رکھنے کیلئے ان کے حامیوں نے اس بات کا عہد کیا ہے کہ وہ فوجی اسمبلی میں ہر اس بات کے لئے سد راہ بننے کی کوشش کریں گے جو ان کی حکومت کی خصوصیات کو بدلنے کی کوشش کرے ڈینیل اورٹیگا نے ۱۹۷۹ء کے انقلاب کے بعد حکومت پر قبضہ کیا تھا۔ اور ملٹری حکومت کے ڈکٹیٹر انسٹاسیو سنوزا ڈیبیل (ANASTASIO SONOZA DEBAYLE) کو حکومت سے برطرف کیا تھا۔ کرنل ہوگیو ٹرلیس جو فوج کے پولیٹیکل ڈائریکٹر ہیں نے نئی بننے والی حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے معاشی طور پر کوئی تبدیلیاں کیں تو ان کی حکومت کا استحکام خطرے میں پڑ جائے گا۔

فرانس

فرانس کے ایک انجینئرنگ گروپ ٹیک نپ (TECHNIP) نے ایران کے بندر خمینی پیٹرو کیمیکل پراجیکٹ کا ٹھیکہ حاصل کر لیا ہے۔ یہ خلیج میں سب سے بڑا پیٹرو کیمیکل کمپلیکس ہے۔ اگرچہ اس پراجیکٹ کی مالیت تو نہیں بتائی گئی لیکن گذشتہ دنوں جاپان کی متسوی اینڈ کمپنی لمیٹڈ کے گروپ نے ایران کو ۹۰ کروڑ ملین ڈالر اپنے آپ کو اس پراجیکٹ سے بے تعلق کر لینے کے سلسلے میں ادا کئے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں عراقی جیٹ بمباروں نے بار بار بمباری کی تھی۔ ایران اور متسوی نے ۱۹۷۱ء سے اب تک ۶۲ لم ارب ڈالر اس پراجیکٹ میں لگائے ہیں۔

بی بی سی

ہیمیٹارا جو بوگوٹا سے ۷۰ کلومیٹر شمال مشرق کی طرف ہے میں بی۔ بی۔ سی کے ایک نمائندے ربیعہ مارگریٹا ڈوزان اور کسانوں کے تین رہنماؤں کو ہلاک کر دیا گیا۔ یہ خبر کولمبیا کی وزارت داخلہ نے اخبارات تک پہنچائی ہے۔ وزارت کے ایک نمائندے نے کہا کہ کچھ لوگوں نے جو سفید کپڑوں میں تھے اور مشین گنوں سے مسلح تھے نے ان چاروں پر اس وقت گولیوں کی بوچھاڑ کر دی جب یہ ایک چھوٹے سے کیفے میں رات کے وقت چائے پی رہے تھے۔ حملہ کرنے والے فرار ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ دائیں بازو کے ڈیتھ سکواڈ یعنی "موت کے گروہ" نے ان چاروں کو ہلاک کیا ہے ان لوگوں نے کئی مرتبہ کسانوں کے رہنماؤں اور ٹریڈ یونین کے کارندوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے۔

انڈونیشیا

انڈونیشیا کے سفیر مسٹر کارجادی سنڈونیگورو نے سرگودھا چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے ایک عشائیے کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر انڈونیشیا اور پاکستان کی تجارت کو فروغ ملے تو اس سے دونوں مسلم ممالک کے تعلقات مزید مستحکم ہو سکتے ہیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ درآمد اور برآمد دونوں میں اضافے کی خاص ضرورت ہے اور ایسا کرنے کیلئے ہمیں اپنے دونوں ملکوں کو بلاواسطہ بحری اور ہوائی سفر مہیا کرنے ہونگے اور ان کے علاوہ دونوں کو بینکنگ سہولت بھی مہیا کرنی ہوگی انہوں نے اس بات کا انکشاف کیا کہ دونوں ملک اس بات پر اصولی طور پر رضامند ہو چکے ہیں کہ ہفتہ میں دو بار کراچی اور جکارتہ کے درمیان ہوائی سروس جاری کی جائے اور اسی طرح بلاواسطہ بینکنگ کی سہولت بھی فراہم کی جائے انہوں نے بتایا کہ انڈونیشیا کے نیشنل بنک کی ایک شاخ کراچی میں عنقریب قائم کی جا رہی ہے۔ اس بات کا بھی انہوں نے انکشاف کیا کہ دونوں ممالک کی تجارت کے لئے ایک تجارتی کونسل قائم کی جائے گی۔ جو دونوں ملکوں کی اقتصادیات پر نظر رکھے اور مفید مشورے دے۔

آپریشن کی مخالفت

کیلیفورنیا میں لاؤس سے آئی ہوئی ایک فیملی کا اپنے روحانی عقائد اور کیلیفورنیا کے حکام کے درمیان ایک ۶ سالہ بچے کے اپریشن پر جھگڑا شروع ہو گیا۔ اس فیملی کا ایک بچہ جسکا نام کوثریانگ KOUXIONG ہے کے پاؤں ٹیڑھے ہیں۔ اور وہ سیدھی طرح چل نہیں سکتا۔ حکومت نے اسکے باپ جرثریانگ GERXIONG جو ۲۶۰۰۰ مانگ (جو کیلیفورنیا میں رہ رہے ہیں) میں سے ایک ہے کو نوٹس جاری کیا کہ وہ اپنے بچے کا اپریشن کرائے لیکن جرثریانگ کو اس کے روحانی لیڈر نے اس بات کی اجازت نہ دی اور کہا کہ اگر اس بچے کے پاؤں کا اپریشن کیا گیا تو ان کا دیوتا ناراض ہو جائیگا۔ کیونکہ وہ بچہ ایسے پاؤں کے ساتھ بعض خصوصیات لے کر پیدا ہوا ہے۔ جب معاملہ عدالت میں پہنچا تو دیکھا گیا کہ بچے کا باپ پلاسٹک بیگ میں ایک مرغا اور ایک چھری اٹھائے ہوئے تھا۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ وہ مرغا اور چھری کیوں لائے ہیں تو بتایا گیا کہ اگر بچے کے اپریشن کا فیصلہ ہو گیا تو اس مرغ کو ذبح کر کے عدالت کے کاغذات کو اس کے خون میں جلایا جائے گا۔ تاکہ خاندان پر یہ الزام نہ آئے کہ انہوں نے بچے کے اپریشن کو روکنے کیلئے کوئی کوشش نہیں کی۔

لیکن بہر حال بچے کے پاؤں کا اپریشن کئے جانے کا فیصلہ دے دیا گیا۔

سندھ

سندھ میں تشدد کے بڑھتے ہوئے واقعات کے پیش نظر صوبے کی حکومت نے پولیس کی نفری بڑھانے کا انتظام کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دنیا بھر میں آبادی کی نسبت کے لحاظ سے سندھ کی پولیس کی نفری سب سے کم ہے۔ پولیس کو جدید ہتھیار مہیا کئے جا رہے ہیں اور ان کی ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کی اہلیت میں بھی اضافہ کیا جا رہا ہے۔ انتظامیہ اور پولیس ان ممالک کے ساتھ مشورہ کر رہی ہے جہاں اسی طرح کے تشدد کے واقعات رونما ہوتے ہیں اور پولیس افسروں کے لئے مقامی طور پر اور بیرونی ممالک میں تربیت کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ ناپسندیدہ افراد اور تشدد پسند لوگوں کے خلاف خاص مہم چلائی جا رہی ہے۔ یہ عمل ۲۔ جنوری سے شروع ہوا تھا اور پولیس کا کہنا ہے کہ اسکے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے ہیں مل جل کر یہ کوشش بھی کی جا رہی ہے کہ مختلف مقامات کے لوگوں کے آپس میں جھگڑوں کو کم کیا جائے۔ حکومت اس بات پر بھی زور دے رہی ہے کہ وہ چاہے کچھ ہی کر لے جب تک عوام الناس تعاون نہیں کریں گے۔ اسوقت تک کلی طور پر تشدد کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے حکومت افراد سے اور پولیٹیکل سیاسی پارٹیوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اس سلسلے میں حکومت کی مدد کریں

منشیات کی سزا

ریاض سے ایک خبر

گذشتہ دنوں ایک پاکستانی کا جدہ میں منشیات میں ملوث ہونے کی وجہ سے سر قلم کر دیا گیا۔ وزارت داخلہ کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ فرید خان کشکول کو جدہ پہنچتے ہی حراست میں لے لیا گیا اور اسکے قبضے سے ہیروئن برآمد کر لی گئی۔ اس سے ایک ہفتہ قبل تین پاکستانی اور ایک صومالیہ کے باشندے کے مختلف شہروں میں سر قلم کئے گئے تھے کی موت کی سزا کی وجہ بھی منشیات میں ملوث ہونا تھا۔ منشیات کیلئے موت کی سزا ۱۹۸۷ء میں مقرر کی گئی تھی۔ یہ سزا ان لوگوں کو دی جاتی ہے جو منشیات کے عادی ہو جائیں یا جو منشیات کی تجارت کریں۔ اس سال اب تک ۱۲۔ افراد کو مختلف جرائم کی وجہ سے سر قلم کرنے کی سزا دی گئی ہے۔ گذشتہ سال سرکاری ترجمان نے بتایا تھا کہ ۱۲۰۔ افراد کو سر قلم کئے جانے کی سزا دی گئی تھی۔

اگر دوست اپنے اپنے شعبہ کے متعلق ایسی معلومات فراہم کر سکیں جن سے جماعت کے نوجوانوں کو اپنے لئے ذریعہ معاش تلاش کرنے میں آسانی پیدا ہو یا مزید تعلیم حاصل کرنے کی خواہش پوری ہو سکے تو قارئین الفضل آپ کے ممنون ہوں گے۔

یہ معلومات دفتر الفضل کو مہیا کی جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ادبی شخصیت

کنیز مراد

منیزہ شمسی نے کنیز مراد سے ہمارا قلمی تعارف کروایا ہے۔ اس تعارف کی کچھ جھلکیاں آپ کی خدمت میں پیش ہیں۔ یہ کنیز مراد ترکی کے سلطان مراد پنجم کی پڑپوتی ہیں۔ والدہ ان کی تو ترکی کی شہزادی تھیں۔ اور باپ کٹوارہ جو کہ اودھ کا تعلقہ دار ہے کے راجہ، ہوا یوں کہ کنیز کی والدہ اور ان کی نانی اماں کو ترکی بدر کر دیا گیا۔ صرف ۲۴ گھنٹے انہیں دیئے گئے کہ وہ ترکی سے باہر چلی جائیں۔ ترکی سے چل کر وہ بیروت پہنچیں اور وہاں پر نہایت سادہ زندگی بسر کرنی شروع کر دی۔ لیکن جب لوگوں کو پتہ چلا کہ وہ ترکی کی شہزادی ہے تو انہوں نے سوسائٹی میں ان کی خوب خوب پذیرائی کی۔

کنیز کہتی ہیں کہ ”میری والدہ ایک نہایت خوبصورت عورت تھی۔ اور خاندان کے لحاظ سے بھی خاصی اونچی تھی اس لئے جب ان کی شادی کا وقت آیا تو ان کے لئے بر ملنا کچھ آسان کام نہ تھا۔ انہیں ایک مسلمان دولت مند شخص کی تلاش تھی۔ مولانا شوکت علی نے ان کی مدد کی حامی بھر لی اور راجہ کٹوارہ سے ان کی شادی کروا دی۔ خیال تو یہ تھا کہ وہ اپنی رشتہ کی بہن شہزادی نیلوفر یا درشہوار جیسی زندگی بسر کریں گی جن کی شادیاں نظام کے خاندان میں ہوئی تھیں لیکن انکے ساتھ بات بالکل ہی الٹ رہی۔ انہیں سخت پردے میں رکھا گیا جسے انہوں نے کسی صورت بھی پسند نہ کیا۔

کنیز مراد کی ولادت کے وقت ان کی والدہ نے اس بات پر اصرار کیا کہ وہ نہ تو ہندوستانی روایتی دوائیں استعمال کریں گی اور نہ کسی حکیم سے علاج کروائیں گی۔ جو ان کے علاج کے لئے پردے کے پیچھے سے ان کا معائنہ کرے۔ انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ بچے کی پیدائش کے وقت فرانس میں ہونا چاہتی ہیں۔ چنانچہ ان کی بات مانی گئی اور ایک نوکر (خواجہ سرا) کے ساتھ انہیں فرانس بھیج دیا گیا۔ یہ نوکر ترکی ہی سے ان کے ساتھ آیا ہوا تھا۔ باپ کا خیال یہ تھا کہ کچھ دیر بعد وہ بھی فرانس میں اپنی بیوی سے جا ملیں گے لیکن جنگ چھڑ گئی اور ایسا ممکن نہ ہوا۔ نازی فوجیں فرانس میں گھس آئیں۔ اور کنیز کی ماں جس کے پاس برطانوی پاسپورٹ تھا۔ ادھر ادھر چھپتی پھریں۔ بڑے ہوٹل سے چھوٹے ہوٹل میں۔ چھوٹے ہوٹل سے اس سے بھی چھوٹے ہوٹل میں۔ روپیہ بھی ختم ہو رہا تھا اور گمنامی کی بھی ضرورت تھی۔ تاکہ فوجیوں کے ہتھے نہ چڑھ جائیں۔ اسی غربت اور چھپنے چھپانے کی کیفیت میں کنیز کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ ان کے ساتھ جو نوکر تھا اس نے کنیز کی حفاظت کی اور وہ سوئٹزرلینڈ کے ایک قنصل کے پاس انہیں لے گیا۔ اسنے قنصل کنیز کے باپ سے مختلف سفارتی ذرائع سے رابطہ پیدا کرنے کی کوشش کی۔

لیکن وہ پیرس نہ آسکے چنانچہ اس قنصل اور اس کی بیوی نے نہایت محبت کے ساتھ کنیز کو اپنے گھر میں رکھ لیا۔ ۱۹۴۵ء میں انہوں نے کنیز کے باپ سے پوچھا کہ کیا وہ اسے لے پالک بنا سکتے ہیں۔ جس کا جواب نفی میں ملا اور باپ نے اسی بات پر اصرار کیا کہ وہ اپنی بچی کو واپس لینا چاہتا ہے۔ چونکہ ہندوستان میں حالات خراب تھے اس لئے وہ خود تو نہ جاسکے البتہ انہوں نے دو عورتوں کو بھیجا کہ وہ جا کر کنیز کو لے آئیں ان دنوں کنیز کیتھولک مشنری عورتوں کیساتھ پیرس میں زندگی گذار رہی تھی۔ یہ کیتھولک مشنری عورتیں اسلام اور ہندوستان سے انتہائی طور پر خائف تھیں چنانچہ انہوں نے ان دو عورتوں کو واپس بھجوا دیا اور کنیز کو اپنے پاس رکھ لیا۔ اس کے بعد بھی کنیز کے باپ کے ساتھ برطانوی سفارت خانے اور فرانس کے حکام کی طرف سے خط و کتابت کی گئی اور اسے اس بات کا قائل کر لیا کہ کنیز کو ۱۸ سال کی عمر تک فرانس ہی میں رہنے دیا جائے۔ اس وقت تک وہ اپنی تعلیم بھی مکمل کر لے گی۔ اسی دوران کنیز کے باپ نے دوبارہ شادی بھی کر لی تھی اور اس کے ہاں دو بیٹے بھی پیدا ہو چکے تھے اس لئے اسے ایک لڑکی کی کوئی خاص پرواہ نہ تھی اگرچہ بچپن میں باپ نے اپنی بیٹی کو نہایت محبت بھرے خط بھی لکھے تھے جو اس تک نہ پہنچائے گئے۔

کنیز کہتی ہیں کہ ”فرانس میں میرے اردگرد لوگوں کی خواہش تھی کہ میں عیسائی بن جاؤں اور مکمل طور پر ایک فرانسیسی لڑکی کا روپ دھار لوں۔ اور ہندوستان کے متعلق ہر قسم کے خیالات اپنے دل سے نکال دوں۔ اگر میں ایسا نہ کر سکی تو وہ کہتے تھے کہ تمہاری شخصیت ٹوٹ پھوٹ جائیگی، لیکن کنیز ہر وقت اپنے باپ کے خواب دیکھتی تھی اور خاص طور پر اس لئے بھی کہ اس کا خیال تھا کہ اس کے پاس بہت زیادہ ہیرے جواہرات ہیں۔ جیسا کہ پریوں کی کہانیوں میں یہ باتیں پیش کی جاتی ہیں۔

ایک فرانسیسی فیملی نے کنیز کو اپنے گھر رکھا اگرچہ وہ تھے تو بہت مہربان اور انہوں نے ایک اچھے سکول میں اسے تعلیم دلوائی۔ اور اتنا لاڈ پیار کیا کہ اس کے خیال میں یہ اس کے لئے مناسب نہیں تھا۔ لیکن چونکہ وہ اس گھر میں اکیلی تھی۔ اس لئے اس کا دل نہیں لگتا تھا۔ خاص طور پر اب جب کہ وہ جوان ہو رہی تھی۔ اس نے محسوس کیا کہ میں ان لوگوں سے جن کے ساتھ رہ رہی ہوں بہت مختلف ہوں۔ میں اپنے باپ کے پاس جانا چاہتی تھی۔ اور جب میری عمر ۱۵ سال ہو گئی تو میں نے ان لوگوں سے مکمل طور پر بغاوت اختیار کر لی میرے دل پر خیال سوار تھا کہ انہوں نے مجھے قیدی بنا کے رکھا ہوا ہے۔ میں اپنے باپ کو خط لکھنا چاہتی تھی لیکن مجھے اس کا پتہ نہیں دیا جا رہا تھا۔“

وہ کہتی ہیں کہ جب پہلی دفعہ میں اپنی رشتے کی بہن شہزادی نیلوفر سے ملی تو میں نے دیکھا کہ وہ تو نہایت شاندار زندگی بسر کر رہی ہے اور اسنے بہت سے ہیرے جواہرات پہنے ہوئے ہیں۔ میں اسے چوم لینا چاہتی تھی لیکن اس نے صرف اپنا ہاتھ میرے آگے کیا اور مجھ سے کہا کہ شہزادی تم کیسی ہو؟ اس بات نے مجھے حیران کر دیا“ ترکی جب پہلی دفعہ جانے کا موقعہ ملا تو وہ خاص طور پر جذباتی ہو گئی۔ وہاں وہ ایک فرانسیسی سیاح کی صورت میں گئی تھی۔ اور جب اس نے TOPCAPY کے محل میں چیزوں کو چھونا چاہا ان میزوں کرسیوں اور چارپائیوں کو جو سلطان مراد پنجم کے استعمال میں رہی تھیں تو بوڑھے گائیڈ نے کوئی ایسی غلط بات کہہ دی جسے کنیز نے درست کیا اور وہ حیران رہ گئے اس پر کنیز نے انہیں بتایا کہ وہ سلطان کی پڑپوتی ہیں۔ کنیز کہتی ہیں کہ یہ سنتے ہی انہوں نے میرے ہاتھ چومنے شروع کر دیئے اور تمام گائیڈ میرے اردگرد اکٹھے ہو گئے۔ اس وقت میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ میں اپنے آپ کو ایک اجنبی سمجھتی تھی اور دیکھ رہی تھی کہ یہ لوگ کس قدر مجھے اپنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ آخر میں انہیں میں سے تھی۔

آج کل کنیز ترکی میں رہ رہی ہیں ان کا ایک ناول ۱۴ زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اور وہاں کے مشہور و معروف اخبار حریت میں ۱۵ اقساط میں شائع ہوا ہے۔ اگرچہ اس میں سے بعض ایسی باتیں جو مصطفیٰ کمال کو اچھے رنگ میں پیش نہیں کرتی تھیں۔ نکال دی گئی ہیں وہ کہتی ہیں کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ کسی نے عثمانی سلطنت کے متعلق اس طرح لکھا ہے جس طرح میں نے لکھا ہے کیونکہ میں نے تو اندرون خانہ والی بات کی ہے۔ یہ نہیں کہ میں کمال کو پسند نہیں کرتی اس نے ترکی کے لئے بہت مفید کام کیا ہے لیکن یہ بھی تو کہا جا سکتا ہے کہ کمال کوئی فرشتہ نہیں تھا اور اسی طرح سلطان بھی اتنا برا آدمی نہیں تھا بہر حال دونوں سے جو کچھ بن پڑا انہوں نے اپنے وطن کے لئے کیا۔“

اگرچہ ان کے ناول میں جو کردار پیش کئے گئے ہیں ان سے صاف اشارے ملتے ہیں کہ وہ کن لوگوں کے بدلے ہوئے نام ہیں۔ لیکن انہوں نے خاصی تاریخی تحقیق کے بعد یہ کتاب لکھی ہے اس میں مسلم لیگ کا بھی ذکر ہے اور قائداعظم کی لکھنؤ وزٹ (VISIT) کا بھی

کنیز مراد انڈیا کے فلم ڈائریکٹر مظفر علی کی بہن ہیں اور وہ ۱۹۶۲ء سے لیکر اب تک کئی دفعہ لکھنؤ جا چکی ہیں تاکہ وہاں وہ اپنے باپ سے ملتی رہیں۔ اور جب وہ وہاں جاتی ہیں تو اس معاشرے میں بالکل گھل مل جاتی ہیں سوائے اسکے کہ انہیں یہ بات عجیب لگتی ہے کہ پارٹیوں میں عورتوں کو الگ بٹھایا جاتا ہے۔ ایک دفعہ ایک پارٹی میں جو ان کے اعزاز میں ترتیب دی گئی تھی۔ جب وہ اپنے باپ کے پاس بیٹھنے لگیں تو انہوں نے وہاں سے اٹھا دیا اور کہا کہ تم جا کر عورتوں کے پاس بیٹھو۔“ مجھے زیادہ تر باہر نکلنے

باقی صــــ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالد آفتاب احمد

طبِ جدید

عام طور پر اطباء صاحبان خود کو امراض کی تشخیص اور ان کے علاج تک محدود رکھتے ہیں۔ معالج اس بات پر غور نہیں کرتے کہ مریض کن وجوہات کی بناء پر بیمار ہوا اور اس سے دوسروں کو کیسے بچایا جائے؟ اور نہ ہی کبھی انہوں نے غور کیا ہے کہ علاج کے بعد اگر کوئی معذوری رہ گئی تو اس کا سدِباب کس طرح کیا جائے؟ اور مریض اور ان کے لواحقین کو کیا کیا ہدایات دی جائیں؟

غور و فکر کی عادت ہماری قوم میں کم ہوتی جا رہی ہے۔ پچھلے دنوں ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب جو کہ اٹامک انرجی اسلام آباد میں ایک معروف سائنس دان ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک دفعہ انہیں چہرے پر HERPIES انفیکشن ہو گئی۔ جس کے بعد اُن کے سر میں درد رہنے لگی اور بار بار اُن کی ایک آنکھ بھی سوج جاتی تھی۔ اُنہوں نے آنکھوں کے ماہرین سے اسلام آباد اور بیرونی ممالک میں بھی مشورہ کیا۔ کسی نے کچھ کہا اور کسی نے کچھ۔ زیادہ تر نے یہی کہا کہ طبقاتی مادّے جن سے آپ تجربے کرتے ہیں وہ آپکے ہاتھوں کو لگ جاتے ہیں اور پھر وہ آپ کی آنکھوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔

لیکن ان سب احتیاطوں کے باوجود کوئی فرق نہ پڑا۔ البتہ ہر دفعہ تازہ پانی سے آنکھیں دھونے کے بعد آرام آجاتا تھا

ایک دن اچانک ان کو اس طرف توجہ ہوئی کہ جب بھی وہ سر درد کے لئے اسپرین لیتے ہیں۔ اسکے بعد ان کی آنکھ سوج جاتی ہے چنانچہ انہوں نے سر درد کے لئے اسپرین لینی بند کر دی۔ اس کے بعد آج تک ان کی آنکھوں میں سوجن دوبارہ پیدا نہیں ہوئی۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ الیشین میڈیکل نیوز میں درج تھا کہ ایک پروفیسر آف میڈیسن ایک ہسپتال میں طلباء کو ایک مریض دکھا رہے تھے۔ جس کے پیٹ کے بائیں جانب نچلے حصہ میں ایک ابھری ہوئی رسولی نما سوجن تھی پروفیسر صاحب طلباء کو پڑھا رہے تھے کہ مریض کو کینسر ہو گیا ہے اور اس کی اقسام اور ممکنہ علاج تفصیل سے بتا رہے تھے۔

بعد میں پروفیسر صاحب نے مریض سرجن کے حوالے کر دیا سرجن صاحب نے انیما (ENEMA) کرنے کا مشورہ دیا انیما کے بعد وہ رسولی نما سوجن ختم ہو گئی۔

اگر سائنسی بنیادوں پر طب کو چلایا جائے اور تمام ڈاکٹر صاحبان مالی فوائد کی بجائے قومی سوچ سے کام لیں تو بہت سارے امراض کو ملک سے ختم کیا جا سکتا ہے اور بہت سارے امراض کا صحیح بنیادوں پر علاج کیا جا سکتا ہے

مثال کے طور پر اگر ایک ڈاکٹر کے پاس آٹھ دس مریض ایک یا دو دن کے اندر ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا آتے ہیں تو اس کو محض ان کی تشخیص اور علاج پر اکتفاء نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اُس کو اس پر غور کرنا چاہیئے کہ اتنے مریض کیوں اچانک آ گئے؟ اِنکے پتے نوٹ کر کے محکمہ صحت کے افسروں کو مطلع کرنا چاہیئے کہ فلاں فلاں محلہ سے اس اس نام کے اتنے مریض آج علاج کیلئے آئے اس کے بعد محکمہ صحت کو چاہیئے کہ وہ ان محلوں میں جاکر مریضوں کا پتہ لگائیں اور ان کی تفصیلی CASE HISTORY لیں۔ مریض نے دو ہفتے کہاں کہاں گذارے ہے؟ کتنی دفعہ گھر سے کھانا کھایا؟ کتنی دفعہ بازار سے کھایا وغیرہ وغیرہ پھر اگر بازار سے کھانا کھایا ہے تو ان ہوٹلوں کے ملازمین کا طبی معائنہ ہونا چاہیئے پینے کے پانی کا بھی معائنہ ہونا چاہیئے۔ نیز مشروبات جو بکتے ہیں۔

اگر ان خطوط پر عمل کیا جائے تو ہم بیماریوں کے آغاز کا بھی پتہ لگا سکتے ہیں اور پھر ان کا صحیح طور پر علاج کر سکتے ہیں۔ اور مستقل سدِباب کر سکتے ہیں۔

مندرجہ ذیل چھ طریقوں سے اگر بیماریوں کا دفاع کیا جائے تو پاکستان ایک صحیح سماجی بہبود کی ریاست بن سکتی ہے۔

اوّل:۔ صحت کا بچپن سے حتیٰ کہ پہلے دن کے حمل سے خاص خیال رکھا جائے۔ خوراک وزن۔ پیشاب۔ بلڈ پریشر کا معائنہ (حاملہ عورتوں کا) نیز ماحول کی پاکیزگی کا خاص خیال رکھا جائے۔ میرج گائیڈنس کلینک کھولے جائیں۔ جہاں ہر دو خاندان اپنے خون اور پیشاب کا ٹسٹ کروائیں۔

دوم:۔ بچوں اور بڑوں کو بیماریوں سے بچنے کے لئے حفاظتی ٹیکے لگوائے جائیں

سوم:۔ محلوں اور گاؤں میں جاکر ڈاکٹروں کی ٹیمیں سروے کریں۔ اس میں ایکسرے خون و پیشاب کا معائنہ کریں اور بیماروں کا قبل اس کے کہ بیمار کو خود پتہ ہو کہ وہ بیمار ہے۔ تشخیص کے بعد علاج کیا جائے

چہارم:۔ جو لوگ بیمار ہو کر اطباء کے پاس ہسپتالوں میں آئیں ان کا سائنسی بنیادوں پر تشخیص اور علاج کیا جائے۔

پنجم:۔ جو بیماریوں اور حادثات کی وجہ سے معذور ہو جائیں ان کے علاج کیلئے خصوصی ہسپتال بنائے جائیں۔ جہاں معذوری کا علاج پلاسٹک سرجری، فزیو تھراپی اور مختلف قسم کے اعضاء لگا کر کر دیا جائے۔

ششم:۔ ایسے معذور افراد جن کا کوئی علاج ممکن نہیں ان کی دیکھ بھال کے لئے نرسنگ ہوم کھولے جائیں اور ان کی زندگی کو آسان بنایا جائے

اگر ان خطوط پر عمل کیا جائے تو بہت ساری تکالیف اور امراض سے بچا جا سکتا ہے۔ اور بہت سارے امراض صحیح خطوط پر علاج کر کے ختم کئے جا سکتے ہیں۔

محمود سعید - لاہور

فیکس مشین

زمانۂ قدیم ہی سے انسان اپنی آسانی اور سہولت کے لئے قدرت کے پوشیدہ راز جاننے کی جستجو میں رہا اور ان میں اپنی عقل اور سوجھ بوجھ کے مطابق جدت پیدا کرتا رہا۔ مواصلات ہی کو لے لیجئے انسان کبھی سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ہزاروں میل کا فاصلہ چند لمحوں میں طے کرے گا۔ جدید دور میں ٹیلیفون، ٹیلیگرام، ٹیلیکس اور کوریئر سروس نے یہ فاصلے تیز سے تیز تر کر دیئے اور اب فیکس مشین جی ہاں فیکس، اس

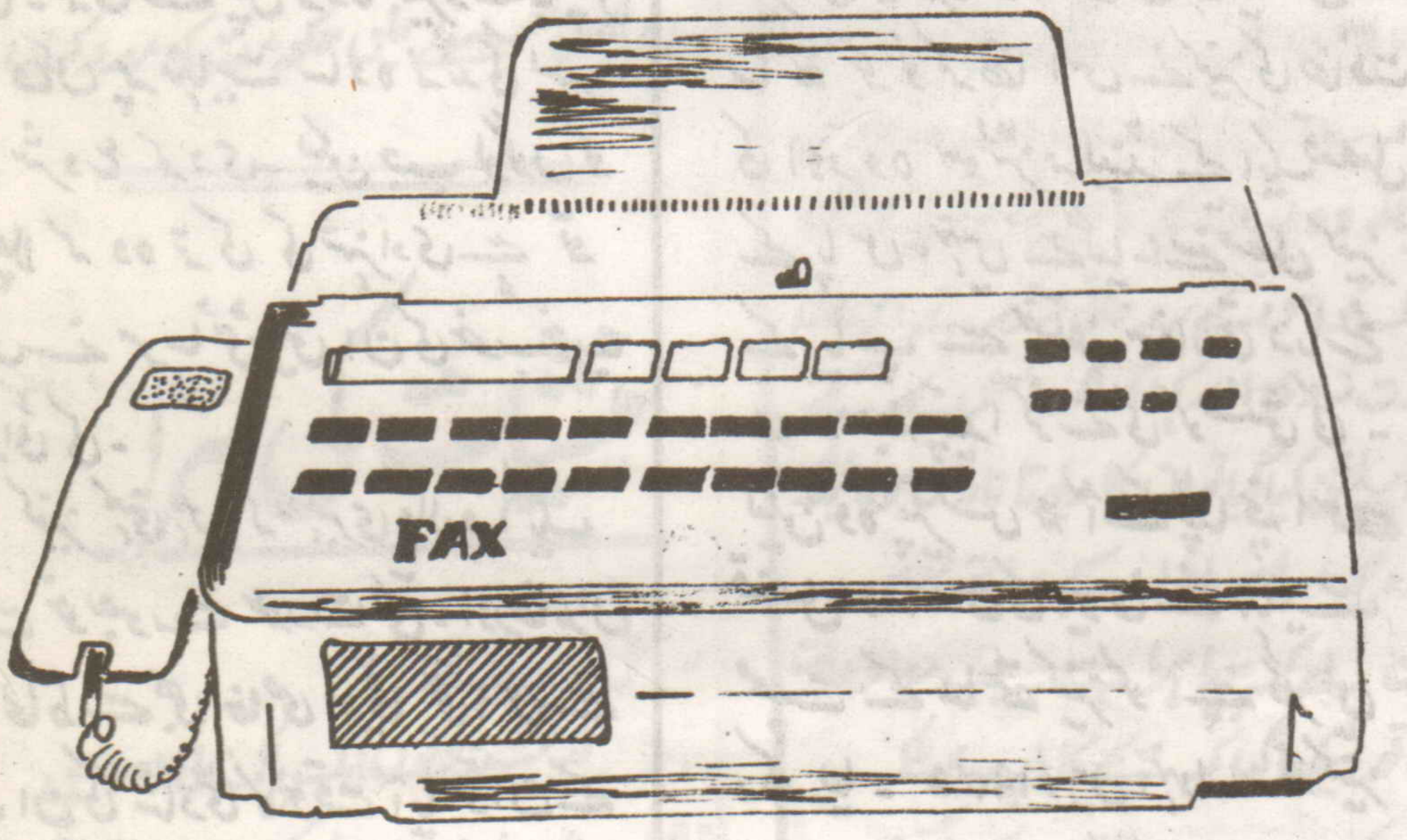

نے تو کتنے ہی کام آسان اور ناقابلِ یقین حد تک تیز ترین کر دیئے۔ خصوصاً تجارتی دنیا میں اطلاعات اور پیغامات کی اہمیت اس بات سے لگائی جاتی ہے کہ وہ کتنی مستعدی سے صحیح جگہ پر موصول ہوتی ہے۔ جب وقت کم ہو تو راتوں رات کسی اطلاع کے پہنچنے کی فکر یا کوریئر سروس جیسے اداروں کی خدمت کے زیادہ اخراجات دینا اور اتنی دیر انتظار کا مطلب وقت کی دوڑ میں پیچھے رہنے کے مترادف ہے مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم کیوں اتنے اخراجات بھی بڑھائیں اور انتظار بھی لمبا کرنا پڑتا ہے اسی مقصد کے لئے آپ کی پریشانی کا حل حیرت انگیز طور پر کئی گنا تیز کم خرچ اور آسان ترین فیکس کی صورت میں موجود ہے۔ اس کے ذریعے آپ کی قیمتی تحریرات اپنی اصل شکل کی ہوبہو نقل میں دنیا کے کونے کونے میں پہنچ جاتی ہیں۔ فیکس مشین کی مدد سے صرف تیس ۳۰ سیکنڈ میں کسی بھی اہم تحریر خواہ وہ تصویر، چارٹ یا کتاب کی صورت میں ہو دنیا کے کسی بھی کونے میں پہنچائی جا سکتی ہے۔ فیکس نے مواصلات کی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا ہے زندگی کے ہر شعبے میں یہ ایک اہم ضرورت بنتی جا رہی ہے۔

دیکھنے میں یہ ایک عام فوٹو اسٹیٹ مشین کی طرح ہے اور کام بھی تقریباً اسی نوعیت کا کرتی ہے مگر ایک مشین دوسری مشین سے عام استعمال کے فون کی تاروں سے منسلک ہوتی ہے۔ اصل تحریرات مشین کی سکرین پر رکھ دی جاتی ہیں جو ایک عام ٹیلیفون سے منسلک ہوتی ہے اس کے بعد مطلوبہ نمبر ڈائل کر دیا جاتا ہے۔ جو کہ چند سیکنڈوں میں ہی فاصلے کی دوسری مشین پر موصول

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

میرے محترم اور پیارے بھائی جناب نسیم سیفی صاحب

ے ٹوٹا نہیں ہے آج بھی یادوں کا سلسلہ
آیا ترا خیال تو پلکیں بھگو گیا۔۔۔!

محترم بھائی!

آپ کی محبت بھری یاد سے تو دل کبھی بھی خالی نہیں ہوا۔ مگر جب سے الفضل کی خدمات کی سعادت آپ کے حصہ میں آئی ہے۔ آپ کی یاد کچھ اور بھی دو آتشہ سہ آتشہ رنگ اختیار کر گئی ہے ع

اللہ کرے زورِ قلم (زورِ کرم) اور زیادہ!

وقف کے بعد سے آپ جس رنگ میں خدمات دینیہ میں مصروف رہے ہیں۔ اور سالہا سال تک افریقہ اور پاکستان میں آپ کو کامیابی کے ساتھ ان خدمات کے انجام دینے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ یہ محض اللہ کا فضل اور اسی کا ہی احسان تھا۔ مگر اسکے باوجود اس کے فضلوں کو کسی وقت بھی زندگی میں محدود خیال کر لینا۔ نادانی ہے۔ میرا وجدان یہی ہے۔ کہ زندگی کے کسی مرحلہ پر بھی اسکے فضلوں سے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ کو کسی کی کون سی ادا پسند آجائے۔ کہ اس کے فضلوں کی بارش پھر سے شروع ہو جائے اور پہلے سے زیادہ زور کے ساتھ ہونے لگ جائے۔ یہی کچھ میرے جذبات آپ کی یاد کے ساتھ بھی وابستہ سے نظر آتے ہیں جس کے لئے اپنے مولا کا جس قدر بھی شکر ادا کیا جاسکے کم ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو پہلے سے زیادہ خدمات کی سعادت نصیب کرے اور اپنے فضلوں کی بارش فرمائے۔ الفضل کی جو خدمت آپ کے سپرد ہوئی ہے اور پھر بفضلہ تعالیٰ حضور کی توجہ اور دعا سے جس عمدگی سے آپ اسے انجام دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ محض اُسی کے احسانات کا پرتو ہے۔

گذشتہ دنوں میں اپنے کچھ پرانے کاغذات دیکھ رہا تھا۔ کہ اتفاق سے اُن میں آپ کے بعض محبت بھرے خطوط بھی میری نظر پڑے جنکو دیکھ کر بے ساختہ میری زبان پر وہ شعر آگیا جو خط کے شروع میں میں نے لکھا ہے

ویسے تو آپ کا بھی زیادہ عرصہ خدمات دینیہ میں باہر ہی گذرا۔ اور میرا بھی۔ مگر اس کے باوجود کبھی کبھار کی آپ کی محبت بھری صحبتیں جو میسر آگئیں۔ ان کی حسین یادوں سے دل ایک لطف سے معمور ہو جاتا ہے۔ یہ صحبتیں خواہ کس قدر ہی مختصر کیوں نہ ہوں بعض دفعہ جب سامنے آنے لگ جاتی ہیں۔ تو دل کو گرما جاتی ہیں۔ ایسی ملاقاتوں میں سے ایک ملاقات آپ سے ۱۹۶۰ء میں نائجیریا میں ہوئی تھی۔ جبکہ نائجیریا کی آزادی کی تقریبات میں شمولیت کی غرض سے حکومت نائجیریا نے اس عاجز کو ہالینڈ سے وہاں آنیکی دعوت دی تھی۔ اس موقعہ پر آپ کی صحبت سے بھی مستفیض ہونے کا موقعہ ملا۔

بہر حال یہ تذکرے تو بہت لمبے ہیں۔ جو پھر کبھی سہی۔ میں اس وقت آپ کو اس عظیم جماعتی خدمت کے ضمن میں۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد کی ہے۔ اور جس میں حضور اقدس کی دعائیں۔ اور حضور کی توجہ بھی آپ کے شامل حال ہے۔ دلی مبارکباد دیتا ہوں۔ الفضل کا نیا دور کیا شروع ہوا کہ اس میں ایک جان سی پڑ گئی۔ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر اس خدمت کو کامیابی کے ساتھ انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور احباب جماعت کی دعائیں لینے کی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی توفیق بخشے۔

آپ کا دیرینہ
حافظ قدرت اللہ
حال لندن

Q.U. HAFIZ
9 MORRIS GARDENS.
WEST HILL RD SW.18
LONDON.

نوٹ:۔ میں اس فرصت میں بچپن کا ایک واقعہ بھی لکھ رہا ہوں۔ جو بچوں کے لئے ایک تربیتی رنگ رکھتا ہے اگر پسند آئے تو بچوں کے کالم میں استعمال بھی فرما سکتے ہیں۔ نوٹ منسلک ہے۔

(آئندہ کسی اشاعت میں شائع کیا جائیگا)
(ادارہ)

اطفال متوجہ ہوں

"کتاب برائے مطالعہ"

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے مارچ میں "خالد بن ولید" کتاب برائے مطالعہ مقرر ہے۔

ناظمین اطفال اپنی نگرانی میں اس کتاب کا مطالعہ کروا کر مرکز میں رپورٹ کریں۔

بقیہ:۔ کنیز مراد

کا بھی موقعہ نہیں ملتا تھا اس لئے کہ کار کے دروازوں پر پردے چڑھا کر مجھے باہر لے جایا جاتا تھا۔ اور گھر میں کبھی کوئی شخص آتا تھا تو مجھے فوراً حکم دیا جاتا تھا کہ میں اپنے کمرے میں چلی جاؤں اور کمرے کا دروازہ بند کر لوں۔ کچھ دیر تو میں ان باتوں سے حیران ہوتی رہی آخر میں ان سے تنگ آگئی البتہ عورتوں سے ملنا میری خاص دلچسپی کا باعث تھا۔ اور وہ بھی باوجود اس کے کہ میں اردو نہیں سمجھ سکتی تھی۔ وہ مجھ سے پیار کرتی تھیں اور اتنا زیادہ پیار کرتی تھیں کہ ان میں سے بڑی بوڑھیاں تو مجھے اپنی بیٹی سمجھتی تھیں عورتوں کا یہ سلوک دیکھ کر میں اس راز کو پا گئی کہ فرانس میں میں کیوں اپنے آپ کو مختلف اور تنہا سمجھتی تھی۔" وہ کہتی ہیں کہ میں نے ہندوستان یا پاکستان میں رہائش پذیر ہونے کے لئے بیس سال تگ و دو کی ہے۔" ۱۹۶۲ء میں جب میں پاکستان آئی تھی تو مجھے یوں لگا کہ پاکستان ایک نہایت آزاد ملک ہے کم از کم لکھنؤ سے بہت زیادہ۔ کراچی میرے خوابوں کی دنیا تھی۔ وہاں وہ آتی ہیں تو بیگم کنیز واجد جوان کی پھوپھی ہیں ان کے ہاں قیام کرتی ہیں وہ چاہتی ہیں کہ وہ رفاہ عامہ کے کاموں میں حصہ لیں لیکن انہیں ان کے خیال میں اس لئے موقعہ نہیں ملتا کہ وہ غیر شادی شدہ ہیں وہ کہتی ہیں کہ ان ساری باتوں کو دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ میں صرف ایک ہی کام کر سکتی ہوں اور وہ یہ ہے کہ تحریر کے ذریعے مشرق وسطیٰ اور جنوبی ایشیاء کے ممالک کے متعلق مغرب کو ضروری معلومات فراہم کروں اور یہاں کے تمدن سے انہیں آگاہ کروں۔

کئی کمپنیوں نے ان کی کتاب کو فلمانے کی اجازت لینے کی کوشش کی ہے۔ لیکن وہ چاہتی ہیں کہ کوئی انگریز ڈائریکٹر ان کی کہانی کو فلمائے۔ کیونکہ وہ برصغیر کے تمدن کو زیادہ بہتر سمجھتا ہوگا۔ کتاب کا نام ہے۔ ڈیلے ٹارٹ ڈیلو پرنسس مارٹے (DELETARTDELO PRI-NCESS MORTE) اور یہ زیادہ تر اس کی والدہ کی ڈرامائی زندگی کے متعلق ہے ٭

اعلانات

ضرورت خادم بیت الحمد

بیت الحمد میرپورخاص کے لئے ایک خادم کی ضرورت ہے جس کو سنگل رہائش کے لئے جگہ دی جائے گی۔ نیز اگر قرآن کریم پڑھا سکتا ہو تو زیادہ تنخواہ دی جائے گی۔ خواہش مند افراد صدر جماعت کی تصدیق کی ساتھ درخواستیں مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھجوا دیں۔

سیف علی شاہد
پوسٹ بکس نمبر ۲، میرپورخاص

مقابلہ مقالہ نویسی

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے ایک مقابلہ مقالہ نویسی کروایا جارہا ہے جس کے لئے درج ذیل عنوان مقرر ہے "سیرت حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ (اوّل) یہ مقالہ اڑھائی سے تین ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ مقالہ کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱، جولائی ہے۔ ناظمین اطفال سے گذارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ اطفال سے مقالے لکھوائیں۔ اور ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں۔

سیکرٹری اشاعت

ہفتہ اشاعت

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے ۱۶، تا ۲۲، مارچ ہفتہ اشاعت منایا جارہا ہے۔ تمام ناظمین اطفال مجالس و اضلاع سے درخواست ہے کہ اس ہفتہ میں تشحیذ الاذہان کے زیادہ سے زیادہ خریدار بنائیں نیز اطفال کو تشحیذ کے مطالعہ کی طرف راغب کریں۔ کوشش کریں کہ کوئی مجلس ایسی نہ ہو جہاں تشحیذ نہ جاتا ہو۔ اس کے علاوہ اس ہفتہ میں زیادہ سے زیادہ اطفال سے مضامین کہانیاں وغیرہ لکھوائیں۔

سیکرٹری تعلیم

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ـــــ مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے شاندار یونیورسٹی نتائج

پنجاب یونیورسٹی کے بی اے / بی ایس سی سالانہ امتحان ۱۹۸۹ء کے نتائج کا گذشتہ روز اعلان کیا گیا۔ اس امتحان میں گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا بی ایس سی کا نتیجہ ۹۵ فیصد رہا جبکہ یونیورسٹی کا نتیجہ ۳۶ فیصد ہے۔ عزیزم زاہد محمود ولد محمد یٰسین صاحب نے ۶۱۸ نمبر لے کر کالج میں اول پوزیشن حاصل کی اور بی اے میں عزیزم سیف الرحمان نے ۵۱۱/۸۰۰ نمبر لے کر کالج میں پہلی پوزیشن لی۔ علاوہ ازیں کیمسٹری، ذوالوجی، جغرافیہ، اکنامکس، جنرل میتھ و اے۔ بی کورس کے مضامین میں رزلٹ سو فیصد رہا۔

پیرنٹس ٹیچرز ایسوسی ایشن نے کالج کے پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر مبارک علی صاحب اور اساتذہ کو ان اعلیٰ نتائج پر مبارکباد دی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی روئنگ چیمپئن شپ

گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی روئنگ ٹیم نے پنجاب یونیورسٹی چیمپئن شپ میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ کشتی رانی کے یہ مقابلے دریائے راوی (لاہور) پر منعقد ہوئے۔ پانچ رکنی ٹیم ریس (جس کے ممبران قیوم نعیم، فیصل ظفر، فرید احمد، خلیل احمد اور منصور تھے) کے مقابلہ میں ربوہ کالج نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ محمد عطاء اللہ متعلم تھرڈ ائیر نے سنگل ریس مقابلہ میں دوسری پوزیشن لی۔ واضح رہے کہ اس چیمپئن شپ میں کل دس کالجوں کی کشتی رانی کی ٹیموں نے حصہ لیا تھا اور لاہور کے علاوہ مفصل کالجوں میں سے صرف ٹی آئی کالج ربوہ نے حصہ لیا۔ گذشتہ روز روئنگ ٹیم کے اعزاز میں کالج میں ایک تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں جناب پرنسپل ڈاکٹر مبارک علی صاحب نے طلباء کی ان کامیابیوں پر مبارکباد دی اور امید ظاہر کی کہ جونیئر طلباء بھی اسی ذوق شوق سے بوٹنگ میں حصہ لے کر بورڈ/یونیورسٹی مقابلوں میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کریں گے۔

نئی اور پرانی امراض کی دیرینہ علاجگاہ
بھٹی ہومیوپیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ
ہومیو ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹیشنر سنہ ۱۹۳۷ء
ہومیو ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی — ڈی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس
آر۔ ایچ۔ ایم۔ پی

بقیہ: فیکس مشین

ہو جاتی ہیں اور اگر کسی اہم کاغذ پر آپ کے دستخط مطلوب ہوں تو فیکس مشین نے اس کو بھی ممکن بنا دیا ہے اب تو اس میں جدید کمپیوٹر بھی نصب ہے اگر آپ امریکہ یا کسی اور ملک میں اس کے وقت کے مطابق کوئی کاغذ بھیجنا چاہتے ہیں تو فیکس کے کمپیوٹر میں مطلوبہ فیکس نمبر اور تحریر سکرین پر رکھ دیجئے اور مطمئن ہو کر اپنا قیمتی وقت کسی دوسرے کام میں صرف کریں۔ فیکس مشین مطلوبہ وقت پر آٹومیٹک فیکس نمبر ڈائل کر کے آپ کے کاغذات پہنچا دے گی۔ اب تو اس میں عام استعمال کا کاغذ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ اس میں سینکڑوں نمبر بمعہ نام بھی فیڈ کر سکتے ہیں جن کا کوڈ بٹن دبانے سے آپ بغیر وقت ضائع کئے کاغذات پہنچا سکتے ہیں۔ غرض یہ کہ فیکس مشین نے مواصلات کی دنیا میں نئی جدت پیدا کرتے ہوئے خود کو باقی تمام ذرائع مواصلات و اطلاعات پر زیادہ موثر اور کامیاب ثابت کر دیا ہے۔

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون گھر: ۴۳۱، آفس: ۵۲۱

خبریں

ملکی خبریں

○ افغانستان میں فوجی بغاوت کے نتیجے میں گذشتہ روز ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے صورت حال پر غور کیا۔ اجلاس میں وزیر دفاع اور مسلح افواج کے سربراہ بھی شامل تھے۔

○ امریکی نائب وزیر دفاع نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو کی طرف سے بحالیٔ جمہوریت میں فوج کے کردار کی تعریف مثبت پیش رفت ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اس سال امریکہ کی طرف سے پاکستان کو خود کار توپیں، ٹینک شکن گاڑیاں اور بحریہ کیلئے فریگیٹ جہاز اور سمندری گشت کیلئے طیارے فراہم کئے جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بش انتظامیہ نے پاکستان کو فوجی و اقتصادی امداد کی فراہمی میں پابندیاں ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۱۹۹۳ء تک پاکستان کی امداد پر پابندیاں نہیں ہونی چاہئیں۔

○ سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے بڑے صاحبزادے میر مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ جمہوریت دشمن قوتیں بے گناہ انسانوں کو قتل کرنے کے بعد الذوالفقار کو ذمہ دار ٹھہرا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ الذوالفقار کا مقصد غیر جمہوری قوتوں کے خلاف جدوجہد اور عوامی جمہوریت کی بحالی تھا۔ جمہوریت کی بحالی کے بعد اب الذوالفقار کا وجود ختم ہو چکا ہے۔

بقیہ: ارشادات امام (الثالث)

کہ اگر فساد ہوگا تو فساد کے دو نتیجے نکلیں گے ایک اس دنیا میں بے چینی پیدا ہوگی، امن کی زندگی پھر نہیں تم گزارو گے۔ اور دوسرے احکام الٰہی کو نظر انداز کرنے اور شریعت کے قانون کو توڑنے کی وجہ سے اُخروی زندگی میں بھی کوئی چین کی زندگی تمہیں نصیب نہیں ہوگی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ اپریل ۱۹۸۲ء)

غیر ملکی خبریں

○ جنوبی افریقہ کے علاقے سسکیں میں اتوار کے روز ایک فوجی انقلاب کے بعد ہنگاموں اور لوٹ مار کی اطلاعات ملی ہیں۔ فوج نے علاقے کے صدر کو معزول کر کے کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اس انقلاب میں کوئی تشدد نہیں ہوا لیکن بعد میں جب انقلاب کے حامی فوجی خوشیاں منا رہے تھے تو تشدد شروع ہو گیا اور علاقے کی دکانوں اور کارخانوں پر لوٹ مچائی گئی۔ انقلاب کے لیڈر نے کہا ہے کہ انہوں نے یہ فیصلہ اسلئے کیا کہ سسکائی حکومت بدعنوان تھی اور اس نے بڑے پیمانے پر تشدد کی منظوری دی تھی۔

○ ہندوستان میں انتخابی کمیشن سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ نائب وزیر اعظم کے بیٹے کے انتخابی حلقے میں نئے انتخابات منعقد کرائے جہاں گذشتہ ہفتے کے انتخابات میں دھاندلی کے الزامات تھے۔ نائب وزیر اعظم مسٹر دیوی لال نے ان الزامات کی تردید کی تھی اور بتایا تھا کہ ان کے بیٹے اور ہریانہ ریاست کے وزیر اعلیٰ کے خلاف سازش کی جا رہی ہے۔

○ ایتھوپیا کی حکومت اپنے ۴۰ لاکھ قحط زدہ عوام کو امداد پہنچانے کیلئے عالمی مدد لینے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔

پتہ